This question paper contains 7 printed pages]

Your Roll No.......................

8754

B.A. (PROGRAMME)/II/III AS

(Language Course)

URDU LANGUAGE (C)—Paper II

(Admission of 2005 and onwards)

Time : 3 Hours *Maximum Marks : 75*

(*Write your Roll No. on the top immediately on receipt of this question paper.*)

۱۔ ذیل میں سے کسی ایک پر مضمون لکھئے: ۱۵

(الف) آگرہ کی سیر

(ب) ماحولیاتی آلودگی

(ج) اخبار بینی کے فوائد

(د) مرزا غالب

۲۔ ذیل میں سے تین کی تعریف مثالوں کے ساتھ بیان کیجئے: ۱۵

طوری حالت۔ ماضی احتمالی۔ حرف فجائیہ، مرکب اضافی۔ لفظ توسیع۔

P.T.O.

۳۔ ذیل کے اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح سیاق وسباق کے ساتھ کیجیے: ۱۵

(الف)

میں نے کہا آج تو بہر کھلا ہوا ہے۔ بھئی خوب تقسیم ہے۔ کیوں نہ ہو آخر شاہ جہانی دیگ کی کھرچن ہے۔ میری طرف دیکھ کر ایک گہرا ٹھنڈا سانس بھرا۔ آنکھوں میں آنسو آ گئے اور کہنے لگے۔ ''سید! ابھی تم نے کیا دیکھا اور کیا سنا ہے۔ قلعہ آباد ہوتا اور دربار دیکھے ہوتے تو اصلی زبان کا بناؤ سنگار نظر آتا۔ اب تو ہماری زبان بھی بنی ہوگئی۔ وہ کیچلی چونچلے کی باتیں، شریفوں کے انداز، امیروں کی آن، سپاہیوں کی اکڑفوں، وہ خادمانہ اور خوردانہ آداب وانکسار، شاعروں کے لچھے دار فقرے، شہر والوں کا میل جول، پرانے گھرانوں کے رسم ورواج وہ

مروت وہ آنکھ کا لحاظ کہاں ؟ مجلسوں، محفلوں کا رنگ بدل گیا، میلے ٹھیلے، پرانے کرتب، اگلے ہنر سب مٹتے جاتے ہیں اشراف گروی نے بھلے مانسوں کو گھر بٹھا دیا، فیل نشین، پالکیوں میں بیٹھنے والے کھپریلوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ مفلسی، ناداری نے رذالوں کے آگے سر جھکوا دیے موری کی اینٹ چوبارے چڑھ گئی۔ کم ظرفوں، ٹینیوں کے گھر میں دولت پھٹ پڑی۔ زمانہ جب کمینوں کی پشتی پر ہو تو خاندانیوں کی کون قدر کرتا ؟ پیٹ کی مار نے صورتیں بگاڑ دیں۔ چال چلن میں فرق آ گیا۔ ہمت کے ساتھ حمیت بھی جاتی رہی۔

(ب)

اردو اُس زمانہ کی یادگار ہے جب مسلمان ہندوستان میں داخل ہوئے اور اہلِ ہند سے اُن کا میل جول روز بروز بڑھتا گیا۔

اس وقت سے ملک کی زبان میں خفیف سا تغیر ہوتا چلا گیا۔ جس نے آخر ایک نئی صورت اختیار کی جس کا ان میں کسی کو سان گمان بھی نہ تھا۔ فارسی بولتے آئے تھے اور ایک زمانہ تک ان کی زبان فارسی بھی رہی۔ دربار، دفاتر میں بھی اسی کا سکّہ جاری تھا۔ ہندوؤں نے بھی اسے شوق سے سیکھا۔ اُس زمانے میں فارسی لکھنا پڑھنا تہذیب میں داخل تھا۔ فارسی کے علاوہ عربی مسلمانوں کی مذہبی اور علمی زبان تھی۔ دستارِ فضیلت کا ملنا بغیر تحصیلِ زبان عربی ناممکن تھا۔ کیوں کہ مسلمانوں کے علوم و فنون کا خزانہ اسی زبان میں مدفون ہے۔ ادھر ملک میں جو زبان (قدیم ہندی یا پراکرت) رائج تھی اسے بھی مسلمانوں نے سیکھا، عوام وہی زبان بولتے تھے۔ چنانچہ اس مخلوط زبان میں بڑے بڑے شاعر ہوئے۔ مسلمان شاہی درباریوں اور علماء اور شعراء نے بھی یہ زبان سیکھی اور اس میں تالیف وتصنیف (جو زیادہ تر نظم تھی) کی۔

۴۔ ذیل کے شعری اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح مع سیاق وسباق کیجئے: ۱۵

(الف)

خون اپنا ہو یا پرایا ہو
نسل آدم کا خون ہے آخر
جنگ مشرق میں ہو کہ مغرب میں
امن عالم کا خون ہے آخر
ہم گھروں پر گریں کہ سرحد پر
روح تعمیر زخم کھاتی ہے
کھیت اپنے جلیں کہ اوروں کے
زیست فاقوں سے تلملاتی ہے
ٹینک آگے بڑھیں کے پیچھے ہٹیں
کوکھ دھرتی کی بانجھ ہوتی ہے

(ب)

توڑ کر تار نگہ کا سلسلہ جاتا رہا
خاک ڈال آنکھوں میں میری قافلہ جاتا رہا
کون سے دن ہاتھ میں آیا مرے دامان یار
کب زمین و آسمان کا فاصلہ جاتا رہا
خار صحرا پر کسی نے تہمت دزدی نہ کی
پاؤں کا مجنوں کے کیا کیا آبلہ جاتا رہا
دوستوں سے اس قدر صدمے ہوئے ہیں جان پر
دل سے دشمن کی عداوت کا گلہ جاتا رہا
جب اٹھایا پاؤں آتش مثل آواز جرس
کوسوں پیچھے چھوڑ کر میں قافلہ جاتا رہا

۵۔ ذاکر حسین نے ''آخری قدم'' میں کیا کہنا چاہا ہے؟

یا

مرزا فرحت اللہ بیگ اپنے مضمون ''پڑھنے کا شوق'' میں کیا کہنا چاہتے ہیں؟ اختصار کے ساتھ لکھیے۔

۶۔ نظم 'او دیس سے آنے والے بتا' یا نظم 'موضوعِ سخن' کا خلاصہ تحریر کیجیے۔ ۵

۷۔ داغ دہلوی یا بہادر شاہ ظفر کی شاعرانہ خصوصیات بیان کیجیے۔ ۵